اختر شیرانی

ولادت: ۱۹۰۵ء

وفات: ۱۹۴۸ء

اختر شیرانی کا اصل نام محمد داؤد خاں تھا اور اختر تخلص کرتے تھے ۔ وہ مشہور عالم، محقق، ماہرِ تعلیم اور نقاد حافظ محمود شیرانی کے بیٹے تھے۔اختر شیرانی ریاست ٹونک میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد ٹونک سے لاہور منتقل ہوگئے۔ اُنھوں نے لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ اورینٹل کالج لاہور سے منشی فاضل اور ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد مختلف ادبی رسائل سے وابستہ رہے۔

اختر نے کم عمری سے ہی شعر کہنے شروع کیے۔ اُن کی طبیعت میں شوخی اور رنگینی کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔انھیں مناظرِ قدرت سے گہری دلچسپی تھی۔وہ اپنے دور کے ایک اہم رومانی شاعر تھے، لیکن اُن کی رومانیت سے جذبات کو منہا نہیں کیا جاسکتا۔ اچھی شاعری میں جس طرح کی تہہ داری ہوتی ہے، وہ اُن کے ہاں نظر نہیں آتی، لیکن وہ اس لحاظ سے خوش قسمت شاعر ہیں کہ اُن کے اشعار زبان زدِ عام ہیں۔ اُن کی شاعری کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اُن کے ہاں عورت کوئی ماورائی چیز نہیں بلکہ عام انسان ہے اور اُس کے رویوں میں کوئی غیر فطری عناصر نہیں ہیں۔اُن کے نزدیک شاعری ایک ایسا جذبہ ہے جو عاشقانہ تنہائیوں کی پیداوار ہے۔اختر ایک باشعور فنکار ہیں، اُنھوں نے مروجہ اسالیب سے گریز کرتے ہوئے ہیئت کے مختلف تجربے کیے ہیں۔

مجموعۂ کلام: (کلیاتِ اختر شیرانی)

بڑھے چلو

رُکو نہیں، جو دشت و ریگزار آئیں سامنے
بچو نہیں، جو سیل و جوئے بار آئیں سامنے
ہٹو نہیں، جو بحر و کوہسار آئیں سامنے
ہو راہ کتنی ہی کٹھن بڑھے چلو، بڑھے چلو،

دلاورانِ تیغ زن بڑھے چلو، بڑھے چلو
بہادرانِ صف شکن بڑھے چلو، بڑھے چلو

تمھاری تیغِ تیز پہ وطن کو افتخار ہے
وطن کی مرگ و زیست کا تمھیں پہ انحصار ہے
تمھیں ہو جن کے دل میں اس کا عشق بے قرار ہے
لگائے دل میں اک لگن بڑھے چلو، بڑھے چلو

دلاورانِ تیغ زن بڑھے چلو، بڑھے چلو
بہادرانِ صف شکن بڑھے چلو، بڑھے چلو

اٹھاؤ تیغِ بے اماں، وطن کے پاک نام پر
لٹا دو عمرِ نوجواں، وطن کے پاک نام پر
نثار کر دو اپنی جاں، وطن کے پاک نام پر
صدائیں دیتا ہے وطن، بڑھے چلو، بڑھے چلو

دلاورانِ تیغ زن بڑھے چلو، بڑھے چلو
بہادرانِ صف شکن بڑھے چلو، بڑھے چلو

سپاہیانہ زندگی جو قسمتِ سعید ہے
تو رزم گہ کی موت بھی سپاہیانہ عید ہے
جیا تو فخرِ قوم ہے، مرا تو وہ شہید ہے
سروں سے باندھ کر کفن بڑھے چلو، بڑھے چلو
دلاورانِ تیغ زن بڑھے چلو، بڑھے چلو
بہادرانِ صف شکن بڑھے چلو، بڑھے چلو

لالۂ طور: حصہ سوم

مشق

۱۔ نظم کے مطابق درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

ا۔ وطن کے نام پر کن چیزوں کو قربان کر دینے کی تلقین کی گئی ہے؟

ب۔ اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

ج۔ پہلے بند میں کن کن مشکلات کے باوجود آگے بڑھنے کی نصیحت کی گئی ہے؟

د۔ وطن کی ترقی وتنزلی کا انحصار کس چیز پر بیان کیا گیا ہے؟

ہ۔ ”سروں پر کفن باندھنے“ سے کیا مراد ہے؟

۲۔ مندرجہ ذیل مرکبات کا مفہوم واضح کریں:

سیل وجوئبار۔ مرگ وزیست۔ تیغ بے اماں۔ قسمتِ سعید۔ فخرِ قوم۔ تیغ زن۔ رزم گاہ۔ صف شکن۔

۳۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

صف شکن۔ کفن۔ رزم۔ دشت۔ بحر۔ دلاور۔ افتخار۔ بہادر۔

۴۔ نظم کے مطابق درست جملوں کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (X) کا نشان لگائیں:

ا۔ گل وگلزار بھی راستے میں آئیں تو بڑھے چلو

ب۔ دلوں میں ایک جذبہ پیدا کر کے آگے بڑھنا چاہیے۔

ج۔ بہادر لوگوں کو بزدلوں کا حوصلہ بڑھانا چاہیے۔

د۔ وطن کے پاک نام پر اپنی جان بھی قربان کر دینی چاہیے۔

ہ۔ میدانِ جنگ کی موت بھی سپاہی کے لیے خوشی کا باعث ہوتی ہے۔

و۔ وطن پکار رہا ہے کہ آگے بڑھے چلو۔

ز۔ امیر لوگوں کو غریبوں کی مدد کرنی چاہیے۔

مسدس ترجیع بند:

مسدس کے ہر بند کا تیسرا شعر اگر من وعن دُہرایا جائے تو اسے ٹیپ کا شعر اور ایسی مسدس کو مسدس ترجیع بند کہتے ہیں۔ ”نظم بڑھے چلو“ بھی مسدس ترجیع بند کی مثال ہے۔